زبان کی تباہ کاریاں

ترجمہ

مبصر الرحمن قاسمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زبان ایک عظیم نعمت ہے اور زبان سے ایمان کا اقرار کرنا ایمان کی بڑی علامت ہے۔

ہر بندہ مسلم کو اپنی زبان کے سلسلے میں توجہ دینا بے حد ضروری ہے، اور زبان کو شریعت کی لگام ڈالنا چاہیے، چونکہ زبان انسان کے اعضاء میں سے سب سے زیادہ نافرمان، سب سے زیادہ گناہ گار اور سب سے زیادہ باعث فساد ہے، یہی وجہ ہے کہ لوگوں کو ان کی زبانوں کی حرکتوں کے سبب جہنم میں ڈالا جائے گا۔

عربی کا مشہور شاعر جریر کا کہنا ہے:

وجرح السّیف تُدْملُهُ فیبرا***ویبقی الدّهر ما جرح اللسان!

(ترجمہ: تلوار کا زخم مٹ جاتا ہے، لیکن زبان کا زخم زمانہ بھر باقی رہتا ہے۔)

سفیان بن عبد اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول مجھے کوئی ایسی بات بتایئے جسے میں مضبوطی سے پکڑ لوں، فرمایا: ربی اللہ کہو، اور اس پر ثابت قدم رہو، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ کونسی چیز ہے جس کا میرے سلسلے میں آپ کو سب سے زیادہ خوف ہے؟، تو آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو ہاتھ لگاتے ہوئے ارشاد فرمایا یہ۔

جس طرح بندے کو اپنے زبان کی حفاظت کرنا ضروری ہے اسی طرح گناہوں کی باتوں سے اپنے کانوں کی حفاظت کی بھی اس پر ذمہ داری ہے۔ چونکہ بُری باتوں کو سننا بھی کہنے والے کی طرح ہے لہٰذا اس سلسلے میں متنبہ رہنا ضروری ہے۔

بہت سے امور میں زبان کی حفاظت کے سلسلے میں لاپرواہی اور غفلت نفس انسانی اور خواہشات کو متاثر کرتی ہے، زبان جہاں ایک نعمتِ عظمی ہے وہیں یہ ایک آفت اور آزمائش بھی ہے، زبان کی بے شمار آفتیں ہیں جن میں سے چند ہم نے ذیل میں پیش کی ہیں:

اولا: اللہ کے علاوہ کی قسم کھانا

ثانیا: جھوٹی گواہی دینا

ثالثا: لعن کرنا

رابعا: جھوٹ بولنا

خامسا: غیبت کرنا

سادسا: چغلی کرنا

سابعا: مذموم تعریف کرنا

ان کے علاوہ ہر وہ بُری بات جو زبان پر آتی ہے، زبان کی آفتوں میں شامل ہیں۔

حضرت عطیہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے جب نبی کریم ﷺ سے نجات کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے انہیں نصیحت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اپنی زبان کو روکے رکھو، اللہ نے جو مقدر کیا ہے اس پر راضی ہوجاؤ اور اپنی خطا پر رویا کرو۔

مومنین کو زبان کی تباہ کاریوں سے بچنے میں کوتاہی اور غفلت سے کام نہیں لینا چاہیے، جو افراد غافل ہیں ان کے حق میں قرآن کریم مومنین کو یاد دہانی کرانے کا حکم دیتا ہے: وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ [الذّاريات: ٥٥]. اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے۔

اور آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ زبان دو عظیم آفتوں کا سرچشمہ ہے، اگر انسان ایک سے بچتا ہے تو دوسری کا شکار ہو جاتا ہے، سوائے اُس شخص کے جسے اللہ بچائے، جس میں سے ایک زبان کو حرکت دینا ہے اور دوسری خاموشی ہے، کیونکہ حق کے سلسلے میں خاموشی اختیار کرنے والا گونگا شیطان اور باطل کا طرفدار ہے۔

ایک حکیم کا قول ہے:

چھ عادتوں سے جاہل کو پہچانا جاتا ہے:

۱۔ بے وجہ غصہ ہونے سے

۲۔ راز کا افشاء کرنے سے

۳۔ لوگوں سے اختلاف رکھنے سے

۴۔ بے موقع ہدیہ دینے سے

۵۔ دشمن اور دوست کو نہ پہچاننے سے

۶۔ بے فائدہ بات کرنے سے

علماء نے خاموشی کی سات طرح سے تعریف کی ہیں:

۱۔ خاموشی بغیر تھکن کی ایک عبادت ہے۔

۲۔ خاموشی بغیر زیور کی زینت ہے۔

۳۔ خاموشی سلطان و حاکم کے درجے پر نہ ہونے کے باوجود رعب کا باعث ہے۔

۴۔ اظہار معذرت سے بے نیازی کا ذریعہ ہے۔

۵۔ خاموشی بغیر دیوار کا ایک قلعہ ہے۔

۶۔ کراماکاتبین کے لئے باعث راحت ہے۔

۷۔ متکلم یعنی بات کرنے والے کے عیوب کا ستر ہے۔

لقمان حکیم کا قول ہے:

"خاموشی ایک حکمت ہے لیکن اس پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں"۔

زبان کے استعمال کے لیے اطاعت باری تعالیٰ اور اُس کا ذکر و شکر ایک وسیع میدان ہے، نیز انسان کے بس میں ہے کہ وہ اپنی زبان کو معاصی اور نافرمانیوں میں استعمال کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں استعمال کرے اور زبان کے ذریعے اپنے درجات کو بلند کرنے کی کوشش کرے، قرآن کریم کی تلاوت کا اہتمام کرے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے۔

زبان کی پہلی آفت اور پہلا مرض زبان سے اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کرنا ہے جو اُسے ناپسند ہو۔

غیبت کیا ہے؟

یہ ایک خطرناک آفت اور عظیم آزمائش ہے، نبی کریم ﷺ نے اپنے اس قول سے غیبت کا مطلب بیان فرمایا:

تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کے بارے میں وہ بات کرنا جو اسے ناپسند ہو، دریافت کیا گیا: آپ کیا فرماتے ہیں اُس قول کے بارے میں جو میرے بھائی میں موجود ہو، (اور اسے بیان کیا جائے) آپ ﷺ نے فرمایا: جو بات تم کہہ رہے ہو وہ اس میں موجود ہو تو تم نے غیبت کی، اور اگر اُس میں وہ بات نہ ہو جو تم کہہ رہے ہو تو پھر تم نے اُس پر بہتان لگایا۔

غیبت کی مثالیں:

۱۔ انسان کے جسم کی بناوٹ کے سلسلے میں بات کرنا، جیسے کسی بھائی کو نابینا، اندھا، کالا اور ٹھیگنا کہنا۔

۲۔ انسان کے حسب ونسب کے سلسلے میں بات کرنا جیسے غلام، یا نچلی ذات سے کسی کو یاد کرنا۔

۳۔ کسی کے پیشے کو حقیر جانتے ہوئے یاد کرنا جیسے فراش، حجام اور قصاب کہنا۔

۴۔ شرعی امور سے متعلق بات کرنا، جیسے کسی کو چور، جھوٹا اور شرابی وغیرہ کہنا۔

۵۔ انسان کے ظاہری وضع قطع سے متعلق حقارت آمیز بات کہنا جیسے کسی کو لمبی آستین والا، لمبے کپڑوں والا یا اس طرح کے الفاظ سے یاد کرنا۔

۶۔ کسی کو کم ادب، باتونی، غافل، سست وغیرہ الفاظ سے یاد کرنا۔

مذکورہ تمام باتیں غیبت کے باب سے تعلق رکھتی ہیں، اس طرح کے الفاظ استعمال کرنے والا اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانے والے کے مترادف ہے۔

غیبت کی قسمیں:

غیبت زبان سے کسی ناپسندیدہ بات کے ادا کرنے سے ہی نہیں ہوتی بلکہ ہر وہ حرکت، اشارہ یا نقل اور ہر وہ عمل جس سے کسی کی غائبانہ میں تقصیر اور تحقیر مقصود ہو حرام عمل اور غیبت میں شامل ہے۔

غیبت میں شرکت:

غیبت کی باتیں سننا، غیبت کی مجالس میں موجود رہنا، غیبت کرنے والے کو اس کے عمل سے منع نہ کرنا یہ سب غیبت میں شرکت کرنے کے مترادف ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے: »من ردّ عن عرض أخيه ردّ الله عن وجهه النّار يوم القيامة [رواه الترّمذي ۱۹۳۱ وصححه الألباني]

(جس نے اپنے بھائی کی (عدم موجودگی میں) اُس کی جانب سے دفاع کیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے سے آگ یعنی جہنم کو ہٹائیں گے۔)

إنّ الصّديق الصّدق من صدقك***ومن يضرُّ نفسه لينفعك
ومن إذا ريبُ الزّمان ضعضعك***فرّق فيك شملهُ ليجمعك

(ترجمہ: دوست وہ ہے جو آپ کی تصدیق کرے، جو آپ کے فائدے کے لئے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالے، جب آپ کو آزمائش زمانہ کمزور و بے بس کردے تو دوست آپ کی تقویت کے لئے اپنی جماعت کو جدا کردے۔)

غیبت کے اسباب:

۱۔ کراہیت اور نفرت

۲۔ حسد جو صاحب غیبت کے دل کو کھا جاتا ہے۔

۳۔ فتنہ و فساد کا ارادہ رکھنا۔

۴۔ قابل احترام شخصیات کی تنقیص کرنا۔

۵۔ ہم نشینوں کی موافقت

غیبت کی جائز قسمیں:

۱۔ ظلم: مظلوم قاضی کے سامنے ظالم کے ظلم اور خائن کی خیانت کے بارے میں شکایت کر سکتا ہے۔

۲۔ کسی کی برائی کا اُس شخص کے سامنے ذکر کرنا جو اس کے اصلاح کی طاقت رکھتا ہو، اس ارادے سے کہ نافرمان راہ راست پر آجائے۔

۳۔ مفتی کے سامنے فتوی معلوم کرنے کے لئے صورتحال بیان کرنا، مثال کے طور پر بیوی کا اپنے شوہر سے متعلق بات کرنا۔

۴۔ مسلمان کو کسی کے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے۔

غیبت کا شرعی حکم اور اس کے دلائل:

کتاب وسنت اور اجماع امت سے غیبت کا حرام اور گناہ کبیرہ ہونا ثابت ہے، قرآن نے غیبت سے نفرت دلانے کے لئے صاحب غیبت کو اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانے والے کے مترادف قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ} [الحجرات:١٢]

ترجمہ: اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ تو تم ضرور نفرت کروگے۔ (تو غیبت نہ کرو)

ا۔ اپنے نفس کے عیوب تلاش کرنا:

انبیاء اور رسولوں کے علاوہ کوئی بھی انسان نفس کے عیوب سے پاک نہیں ہو سکتا، انسانوں میں کوئی شخص بے شمار عیبوں والا ہو سکتا ہے اور کوئی بہت کم عیب والا، تاہم ہر فرد میں کچھ نہ کچھ عیوب ہوتے ہیں، لہٰذا بندے کو چاہیے کہ اپنے عیوب کو تلاش کرے اور ان کے اصلاح کی فکر کرے، یہ عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور بہتر ہے۔

۲۔ نقصاندہ تجارت:

صاحب غیبت اپنی نیکیوں اور حسنات کو برباد کرنے والا ہے، نیز وہ غیبت کے ذریعے اپنی نیکیوں کو جس کی غیبت کر رہا ہے، اس کے کھاتے میں منتقل کرنے والا ہے، غیبت کرنے والے کا حال ایسا ہے کہ وہ بیک وقت گناہ بھی کرتا ہے اور اپنی نیکیوں کو ضائع کر کے اپنے محسود کا فائدہ بھی کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اگر میں کسی کی غیبت کرتا تو اپنے والد کی ہی غیبت کر لیتا"

۳۔ غیبت سے توبہ:

غیبت کرنے والا دو قسم کے جرائم کا مرتکب ہوتا ہے:

ایک جرم تو اللہ تعالیٰ کے حق میں کرتا ہے، جس کا کفارہ یہ ہے کہ اپنے جرم پر ندامت کا اظہار کرے، جبکہ دوسرا جرم بندے کے حق میں کرتا ہے، جس کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے، اگر اُس شخص کو غیبت کا علم ہوا ہو تو اس سے معذرت کا اظہار کرے، اور اگر اس کو غیبت کا علم نہ ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرے اور اُس بندے کے حق میں نیک دعا کرے، نیز یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ سن رہا ہے اور دیکھ رہا ہے اور اللہ کے فرشتے اس کے ایک ایک عمل کو قلمبند کر رہے ہیں۔

(۲) زبان کی دوسری عظیم آفت

چغلی:

زبان کی آفتوں میں سے ایک آفت چغلی بھی ہے، چغلی وہ عمل ہے جس کے ذریعے دو افراد کے درمیان پھوٹ، جدائی اور اختلاف پیدا کیے جاتے ہیں۔

ارشاد ربانی ہے: {وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ (١٠) هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ} [القلم: ١٠-١١]

(ترجمہ: اور کسی ایسے شخص کے کہے میں نہ آجانا جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل اوقات ہے۔ طعن آمیز اشارتیں کرنے والا چغلیاں لئے پھرنے والا۔)

چغلی کے اسباب:

چغلی کے اسباب میں حسد، کراہیت و نفرت، اور مفاد کے حصول کی حرص شامل ہے۔

چغلی کا حکم اور شرعی دلائل:

۱۔ چغلی گناہ کبیرہ ہے، کتاب و سنت اور اجماع امت سے اس کی حرمت ثابت ہے، ارشاد ربانی ہے:

وَلا تُطِعْ كُلَّ حَلافٍ مَهِينٍ (١٠) هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ [القلم: ١٠-١١] (ترجمہ: اور کسی ایسے شخص کے کہے میں نہ آجانا جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل اوقات ہے۔ طعن آمیز اشارتیں کرنے والا چغلیاں لئے پھرنے والا۔)

۲۔ قرآن کریم میں چغلی کو حطب یعنی لکڑی سے تعبیر کیا گیا ہے، چونکہ چغلی باعث عداوت اور فساد ہے، اللہ تعالٰی نے ابو لہب کی بیوی کو حمالۃ الحطب کے لقب سے بیان فرمایا۔

۳۔ چغلخور کو اللہ تعالٰی نے فاسق قرار دیا، ارشاد ربانی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ [الحجرات: ٦]

(ترجمہ: مومنو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (مبادا) کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو۔ پھر تم کو اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے۔)

نیز ارشاد ہے:

[وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ] [الهمزة: ١]،

(ترجمہ: ہر طعن آمیز اشارے کرنے والے چغل خور کی خرابی ہے۔)

چغلی کا عمل مومنین مرد اور عورتوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے کا باعث ہے، جس سے مومنین کو تکلیف پہنچتی ہے، دین اسلام نے مومن بھائی کو کسی بھی قسم کی تکلیف دینا حرام قرار دیا۔

دورخی آدمی:

چغلخور دورُخہ یا دوغلا پن اختیار کرنے والا ہوتا ہے، چونکہ اس کا کام ہر ایک کے سامنے اپنی الگ تصویر پیش کر کے آپس میں پھوٹ ڈالنا ہوتا ہے، دوغلا پن اختیار کرنے والا کل روز قیامت بدترین شخص ہوگا، بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

»إن شرّ النّاس ذو الوجهين الّذي يأتي هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه [متفق عليه].

(ترجمہ: "روز قیامت بدترین شخص وہ ہوگا جو دورُخہ ہوگا کہ ایک کی باتیں دوسرے کو اور دوسرے کی پہلے کو پہنچاتا ہو")

چغلخور کے تئیں ایک بندہ مسلم کا کیا موقف ہو؟:

۱۔ چغلی کرنے والے کی تصدیق نہ کرے۔

۲۔ چغلخور کو اس کی اس حرکت سے منع کرے۔

۳۔ چغلخور سے اُس کے گناہ کی وجہ سے بغض رکھے۔

۴۔ چغلخور کی بات پر اپنے غائب بھائی سے بدگمان نہ ہوں۔

۵۔ چغلخور کی بات کے سبب، اُس بات کے سلسلے میں کھوج نہ کرے۔

۶۔ جو شخص چغلخور کو راضی نہیں کرتا وہ اُس کے فتنے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

(۳) زبان کی تیسری آفت: خلاف واقعہ کی خبر دینا:

جھوٹ زبان کی خطرناک آفت اور ایک نفسیاتی مرض ہے، اگر انسان اس کا علاج نہ کرائے تو یہ مرض اسے جہنم تک پہنچا دیتا ہے۔

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ [البقرة: ١٠]

. (ترجمہ: اوران کے جھوٹ بولنے کے سبب ان کو دکھ دینے والا عذاب ہو گا۔)

ایک بزرگ کا قول ہے:

"سب سے بڑی خطا جھوٹی زبان ہے"۔

جھوٹ کے اثرات:

جھوٹ کے تباہ کن اثرات سے جھوٹے لوگ اگر واقف ہو جائیں تو وہ جھوٹ سے ضرور توبہ کر لیں گے اور اللہ تعالٰی کی طرف رجوع ہو جائیں گے، ذیل میں ہم چند تباہ کن اثرات کی جانب اشارہ کر رہے ہیں:

۱۔ لوگوں کے نزدیک جھوٹے شخص کے سلسلے میں شک وشبہات پیدا ہو جاتے ہیں۔

۲۔ جھوٹا شخص منافقین کی خصوصیات میں شامل ہو جاتا ہے جبکہ منافقین کل قیامت کے دن جہنم کے بالکل نچلے حصے میں ڈال دیئے جائیں گے۔

۳۔ بیع وشراء میں سے برکت اٹھادی جاتی ہے، کیونکہ خرید وفروخت کے دوران شیطان جھوٹ بولنے پر زیادہ نفع اور کثیر فائدے کی لالچ بتاتا ہے، ایسے وقت میں بندۂ مومن اللہ تعالٰی کو بھول کر شیطان کی اتباع کر کے اپنے تجارت کی برکت کو ختم کر دیتا ہے۔

۴۔ لوگوں کے درمیان سے جھوٹے شخص پر سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔

۵۔ حقائق بدل جاتے ہیں، چونکہ جھوٹ کے خراب اثرات کے نتیجے میں جھوٹا شخص حق کو باطل اور باطل کو حق نیز معروف کو منکر اور منکر کو معروف کی شکل دیتا ہے۔

۶۔ جھوٹ کی وجہ سے اعضاء جسمانی پر دور رس اثرات مرتب ہوتے ہیں، سب سے پہلے جھوٹ نفس سے زبان کی جانب سرایت کرتا ہے اور اسے خراب کرتا ہے پھر اعضاء میں سرایت کرتا ہے اور اعضاء کو بھی خراب کر دیتا ہے۔

درحقیقت جھوٹے شخص کی راہ ومنزل جہنم ہوتی ہے،اللہ تعالیٰ مجھے اورآپ کو جہنم سے بچائے۔

وإنّ الكذب يهدي إلى الفجور، وإن الفجور يهدي إلى النّار، وإنّ الرجل ليكذب، حتى يكتب عند الله كذابًا « [متفق عليه]

(ترجمہ: جھوٹ فسق وفجور کی طرف لیجاتاہے اور فسق وفجور جہنم کی جانب لیجاتے ہیں،آدمی جھوٹ بولتاہے حتی کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اسے جھوٹالکھ دیاجاتاہے۔)

جھوٹ کی تباہ کن شکلیں:

جھوٹ سراسر قباحت اور برائی ہے، نیز جھوٹا شخص جھوٹ کی قباحتوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی سخت وعیدوں کا بھی اہل ہوجاتاہے۔ جھوٹ کی شکلوں کاہم ذکر کررہے ہیں:

۱۔ سامان فروخت کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھانا۔

۲۔ جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کے مال کو ہڑپ کرنا۔

۳۔ جھوٹاخواب بیان کرنا۔

۴۔ کسی واقعے کی غلط خبر دیناوغیرہ

جھوٹ سے بچنے کے طریقے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت وکبریائی کا استحضار کریں،اوراس کی ذات پر قوی اعتماد رکھیں، چونکہ انسان خیالی اشیاء کے خوف میں جھوٹ بولنے لگتاہے اور شیطان اس کے دماغ میں جھوٹ کی شکلیں پیدا کرتاہے۔

۲۔ قطعی یقین ہوکہ جونوشتہ تقدیر میں لکھاہے وہ ہوکررہے گا۔

۳۔ ریاضت نفس یعنی نفس کوایسے اعمال پرآمادہ کریں جو مطلوبہ اخلاق کی متقاضی ہو، چونکہ نفس کاحال بچے کی طرح ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ زبان دل کی ترجمان ہوتی ہے، اگر دل خیر سے معمور ہے تو زبان سے خیر وبھلائی کے پتے جھڑنے لگتے ہیں اور اگر دل شر ور وفساد کا منبع ہے تو پھر زبان سے خاردار پتیاں جھڑنے لگتی ہیں۔

إن الكلام لفي الفؤاد وإنّما***جُعِل اللسان على الفؤاد دليلًا

(ترجمہ: گفتگو کا اصل مرکز دل ہے اور زبان کو دل کا ترجمان بنایا گیا ہے۔)

ہمارا حال اس طرح نہیں ہونا چاہیے:

إن يعلموا الخير أخفوه وإن علموا** شرًّا أذاعوا وإن لم يعلموا كذبوا

(ترجمہ: انہیں خیر کا علم ہو تو اسے چھپاتے ہیں اور اگر شر کی خبر ہو تو اسے پھیلاتے ہیں، اور اگر کسی بات کا علم نہ ہو تو جھوٹ بولنے لگتے ہیں)

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"عقلمند کی زبان اُس کے دل کے تابع ہوتی ہے، جب بات کرنے کا ارادہ ہوتا ہے تو پہلے سوچتا ہے، اگر فائدہ نظر آئے تو بات کرتا ہے ورنہ خاموش رہتا ہے"۔

حضرت لقمان نے اپنے فرزند کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"اے بیٹے! جب لوگوں کو اپنے حُسن کلام پر فخر کرتے ہوئے دیکھو تو تم اپنے حُسن سکوت پر فخر کرو"۔

~~~~~~~~~~~~~~~

اس موضوع سے متعلق مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں:

١. آفات اللسان /للشّيخ عبد الله الجار الله ، فهو هامٌ جدًّا، وقد أفدتُّ منه كثيرًا.
٢. آ فات اللسان في ضوء الكتاب والسّنّة /للشّيخ سعيد بن على بن وهف القحطاني.
٣. حصائد الألسن../ للعوايشة.
٤. غثاء الألسن /للشّيخ الفاضل، والدّاعية الموفق / إبراهيم الدّويش -
~~~~~~~~~~~~~~~

آفات اللسان

اعداد

داراابن خزيمه

ترجمه

مبصر الرحمن القاسمي